مولانا محمد اکرم مدنی
مدرس جامعہ سلفیہ

ترجمۃ القرآن

اطمینان قلب

(الذین امنو و تطمئن قلوبهم بذکر الله الا بذکر الله تطمئن القلوب)(الرعد آیت 28) ''جولوگ ایمان لائے ان کے دل اللہ کے ذکر سے اطمینان حاصل کرتے ہیں۔ یاد رکھئے اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو تسلی حاصل ہوتی ہے۔''

قارئین کرام! مذکورہ بالا آیت کریمہ میں انسان کی تمام پریشانیوں' بے چینیوں کا علاج ذکرالٰہی میں بتلایا گیا ہے۔حقیقتاً ذکرالٰہی سے ہر دل کو اطمینان اور سکون قلب کی دولت حاصل ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم کے متعدد مقامات میں ذکرالٰہی کی اہمیت کا بار بار تذکرہ کیا گیا ہے۔جیسا کہ مندرجہ ذیل آیات سے واضح ہے۔ سورۃ العنکبوت کی آیت 45 میں اللہ رب العزت کا ارشاد ہے(ولذکر الله اکبر)''کہ اللہ کا ذکر ہر چیز سے بڑا(افضل) ہے''

اورسورۃ البقرۃ آیت 152 میں فرمایا(فاذکرونی اذکرکم)''پس تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا''

سورۃ الاعراف آیت 205 میں حکم ربانی ہے (واذکر ربک فی نفسک تضرعا وخیفة ودون الجهر من القول بالغدو والاصال ولا تکن من الغافلین) یعنی''اپنے رب کو اپنے دل میں صبح وشام گڑگڑاتے ہوئے اور ڈرتے ہوئے یاد کرو نہ کہ اونچی آواز سے اور اہل غفلت میں سے مت ہونا۔''

ذکرالٰہی کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ اللہ رب العزت نے جہاد کے موقعہ پر کثرت ذکر کا حکم دیا۔ جیسا کہ سورۃ الانفال کی آیت 45 میں اہل ایمان کو مخاطب کیا گیا(یاایها الذین امنوا اذا لقیتم فئة فاثبتوا واذکروا الله کثیرا لعلکم تفلحون) یعنی''اے ایمان والو! جب تم کسی مخالف فوج سے ملاقات کرو(لڑائی کرو) تو ثابت قدم رہو اور کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کیجئے تا کہ تمہیں کامیابی حاصل ہو''

علاوہ ازیں سورۃ الاحزاب میں بھی اللہ رب العزت نے اہل ایمان کو حکم دیا ہے فرمایا(یاایها الذین آمنوا اذکروا الله ذکرا

(باقی صفحہ 83)

ترجمۃ الحدیث

ذکرالٰہی کی فضیلت

(عن ابی موسیٰ الاشعری رضی الله عنه عن النبی ﷺ قال مثل الذی یذکر ربه والذی لا یذکره مثل الحی والمیت) (رواہ البخاری' کتاب الدعوات' باب فضل الذکر)

(وفی روایة قال مثل البیت الذی یذکر الله فیه والبیت الذی لا یذکر الله فیه مثل الحی والمیت) (صحیح مسلم' باب استحباب [illegible] النافلة فی بیته)

''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ [illegible] روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس شخص کی مثال جو [illegible] رب کو یاد کرتا ہے اور جو یاد نہیں کرتا' زندہ اور مردہ شخص کی [illegible] ہے اور دوسری روایت میں (جسے حضرت امام مسلم رحمہ اللہ [illegible] بیان کیا ہے) آپ نے فرمایا اس گھر کی مثال جس میں [illegible] ذکر کیا جاتا ہے۔'زندہ اور مردہ کی مثال ہے''

قارئین کرام! مذکورہ بالا دونوں احادیث میں ذکرالٰہی کرنے والوں اور نہ کرنے والوں کا مقام مثال سے واضح کیا گیا ہے' کہ جو انسان اللہ کا ذکر کرتا ہے' وہ گویا زندہ انسان ہے اور اس کا دل زندہ ہے اور جو انسان اللہ کا ذکر ترک کردیتا ہے' تو ترک ذکر موت کی طرح ہے' جس طرح انسان پر موت طاری ہوجائے تو اس کے بعد وہ کوئی عمل نہیں کرسکتا اس طرح اللہ کے ذکر سے غفلت برتنے والا اللہ تعالیٰ سے اتنا دور ہوجاتا ہے کہ وہ ایسا کوئی کام نہیں کرپاتا' جس سے اسے نفع ہو اور اللہ اس سے خوش ہوجائے۔اس طرح رسول اللہ ﷺ نے اس گھر کو زندہ انسان کا گھر قرار دیا ہے' جس میں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہو اور جس گھر میں اللہ کا ذکر نہ کیا جاتا ہو وہ مردہ انسان کی طرح ہے۔

مذکورہ احادیث کی مثال سے ذکر الٰہی کی فضیلت و اہمیت کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں متعدد احادیث رسول ﷺ میں ذکرالٰہی کا مقام و مرتبہ اور فضیلت بیان کی گئی ہے۔ اختصاراً دو احادیث کا مزید ذکر کیا جاتا ہے۔ (عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ سبق المفردون

(باقی صفحہ 83)